السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ابقاہم اللہ الیٰ یوم الدین اس مسئلہ میں کہ درمیان خطبہ جمعہ کے واسطے پند ونصائح سامعین کے جو عربی زبان نہیں جانتے کچھ اشعار یا نثر بزبان سامعین کہ جن کا مضمون ماجاء بہ النبی ﷺ سے ہے پڑھنا درست ہے یا نہیں اور شعروں کے بارہ میں کیا حکم ہے شرع کا۔ بینوا توجروا

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

درست ہے کیوں کہ پند ونصیحت خطبہ میں رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہے صحیح مسلم کی روایت سے مشکوۃ کے باب الخطبہ میں جابر بن سمرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے قال کانت للنبی ﷺ خطبتان یجلس بینھما یقرأ القراٰن ویذکر الناس یعنی انہوں نے بیان کیا ہے کہ پڑھا کرتے تھے۔ نبی ﷺ دو خطبہ اور بیٹھتے درمیان دونوں خطبوں کے اور خطبہ میں قرآن پڑھتے اور لوگوں کو وعظ فرمایا کرتے تھے وعظ کا فائدہ جبھی ہوتا ہے کہ سننے والے کی بولی میں ہو اسی واسطے فرمایا اللہ تعالیٰ نے سورۂ ابراہیم میں { وما ارسلنا من رسول الا بلسان قومہ لیبین لھم } یعنی نہیں بھیجا ہم نے کسی نبی کو مگر اس کی قوم کی بولی میں تو کہ وہ اچھی طرح سمجھا سکے ان کو، پس اس آیت سے بخوبی ثابت ہوا کہ نصیحت سامعین کی بولی میں ہو کہ وہ سمجھیں اور یہ اعتراض کہ خطبہ میں نصیحت بزبان اُردو آنحضرت ﷺ وصحابہ رضی اللہ عنہم سے ثابت نہیں بیجا ہے کیوں کہ اس بارہ میں کسی زبان کی خصوصیت نہیں صرف یہ ثبوت چاہیے کہ خطبہ میں آپ نصیحت کرتے تھے یا نہیں سو اس کا ثبوت حدیث صحیح میں موجود ہے اور یہ خطبہ ہی پر حصر کیوں رکھا قرآن وحدیث کا ترجمہ اور وعظ کرنا بھی تو بزبان اُردو وغیرہ آنحضرت ﷺ وصحابہ سے ثابت نہیں ہے پھر وہ کیوں منع نہیں، غرض یہ کہ وعظ بزبان سامعین دین میں کوئی نئی بات نہیں ہے بلکہ قرآن وحدیث دنیا میں اسی واسطے آئے ہیں کہ سب جہان کے لوگ سمجھیں اور شعر کے بارے میں یہ ہے : ذکر (۱) عند رسول اللہ ﷺ الشعر فقال رسول اللہ ﷺ ھو کلام فحسنہ حسن وقبیحہ قبیح رواہ الدار قطنی وحسنہ۔

رسول اللہ ﷺ کے پاس شعر کا تذکرہ ہوا تو آپ نے فرمایا وہ بھی ایک کلام ہے جس کا مضمون اچھا ہے وہ اچھا شعر ہے اور جس کا برا ہے وہ برا ہے۔ : ۱

اور مالابدمنہ میں ہے شعر (۲) کلام است موزوں حسن او حسن است وقبیح او قبیح لیکن بمشتر اضاعت وقت دراں مکروہ است اور اس کے حاشیہ میں ہے یعنی اگر (۳) مضمونش مشتمل باشد برحمد خدا یا نعت رسول یا تحریص بر ذکر خدا وعبادت یا مسئلہ دینیہ پس گفتنش وخواندش ہر دو موجب ثواب واجر است واگر مشتمل باشد برامر مباح پس مباح است واگر متضمن باشد برامور ممنوعہ مثل بیان سراپا خدوخال مردے یا زنے صاحب حسن کہ دراں شہر زندہ موجود باشد یا ہجو مسلمانے غیر ظالم پس انشادش ہر دو حرام کذا فی العینی شرح الکنز واللہ اعلم بالصواب حررہ خادم العلماء محمد حسن عفا اللہ عنہ وعن جمیع المومنین واٰخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

سید محمد نذیر حسین

شعر ایک موزوں کلام ہے جو اچھا ہے سو اچھا ہے اور جو بُرا ہے لیکن اس میں زیادہ وقت صرف کرنا مکروہ ہے۔ : ۲

اگر شعر کا مضمون حمد خدا اور نعت رسول یا ذکر خدا وعبادت کی ترغیب پر مشتمل ہو یا اس میں کوئی دینی مسئلہ بیان کیا گیا ہو تو اس کا کہنا اور پڑھنا موجب ثواب ہے۔ اور اگر مباح امر پر مشتمل ہو تو مباح ہے۔ اور اگر امورِ ممنوعہ پر مشتمل ہو، مثلاً کسی مرد یا عورت کے خدوخال کی تعریف یا کسی عادل مسلمان کی ہجو ہو تو اس کا لکھنا اور پڑھنا دونوں حرام ہیں۔ : ۳

ھوالموفق

اس مضمون میں کوئی شبہ نہیں ہے کہ شعر ایک کلام ہے کہ جس کا مضمون اچھا ہے وہ اچھا ہے اور جس کا بُرا ہے وہ بُرا ہے مگر ساتھ اس کے خطبہ میں کبھی شعر پڑھنا رسول اللہ ﷺ سے ثابت نہیں اور آپ کے بعد خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم سے بھی ثابت نہیں، خطبہ نبویہ وخطبات خلافت راشدہ اشعار سے خالی ہوتے تھے۔

فاتباع سنتہ ﷺ وسنۃ خلفائہ الراشدین المھدیین اولیٰ ھذا ما عندی واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔ کتبہ محمد عبدالرحمٰن المبارکفوری عفاء اللہ عنہ۔ فتاویٰ نذیریہ ج ۱، ص ۶۱۴

فتاویٰ علمائے حدیث

جلد 04 ص 156-157